ملفوظات

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رح

مرتبہ

حمید شاعر القلندر

ناشر
واحد بک ڈپو جونا مارکیٹ کراچی ۲

www.maktabah.org

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

کتاب مستطاب سراج المجالس

اُردو ترجمہ

خیر المجالس

یعنی

ملفوظات

چراغِ طریقت ماہرِ شریعت حضرت
خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی خلیفۂ اعظم
سُلطان الاولیاء حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلی

ناشِر
واحد بک ڈپو۔ جونا مارکیٹ کراچی ۲

(مطبوعہ جاوید پرنٹرس کراچی)

قیمت: سات روپے پچاس پیسے

www.maktabah.org

سلام کو آیا آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کیا کام کرتے ہو۔ عرض کیا میں جوہری ہوں اسی اثناء میں گفتگو عقیدہ میں آئی کہ بعضوں کو فقراء سے عقیدہ نہیں ہوتا اس پر ایک قِصّہ بیان فرمایا کہ ایک بزرگ صاحبِ ولایت تھے۔ اُس شہر میں ایک قاضی متعبّد بھی تھا جو اُن بزرگ کی کرامات دیکھتا مگر مُرید نہ ہوتا۔ ایک دن قاضی اُن بزرگ کے پاس بیٹھا تھا ایک جوہری وہاں آیا اور ایک قیمتی موتی بطور نذرانہ شیخ کے روبرو رکھا شیخ اُسے ہاتھ میں رکھ کر دیکھنے لگے اور قاضی سے پوچھا یہ کیا ہے قاضی نے کہا، موتی ہے پھر شیخ نے وہ موتی ہاتھ میں لے کر قاضی کو دکھایا کہا دیکھو یہ کیا ہے وہ موتی پانی ہوگیا تھا۔ قاضی نے کہا پانی ہے پھر شیخ نے وہ قطرۂ آب زمین پر گرا دیا۔ قاضی یہ کرامات دیکھ کر بھی مُرید نہ ہوا اور شیخ سے کہا، میں جب مُرید ہوں گا کہ ہم تم مل کر ایک چلہ عبادت میں بیٹھیں۔ قاضی مجاہدے میں مضبوط تھا۔ شیخ نے سُن کر کہا مردوں کا چلہ بیٹھو گے یا عورتوں کا۔ قاضی سُن کر حیران ہوا کہ چلۂ زنان کہیں کتابوں میں نہیں دیکھا۔ متعجب ہو کر پوچھا چلّہ مردوں اور عورتوں کا کیا معنی؟ شیخ نے کہا، چلہ مردوں کا تو یہ ہوتا ہے کہ روز دو بکرے اور دو من روٹیاں کھائیں اور چالیسوں دن اُسی وضو سے جو پہلے دن کر کے بیٹھے تھے باہر نکلیں اس عرصہ میں نہ کھانا کم ہو نہ وضو تیا کرے۔ اور عورتوں کا چلّہ یہ ہے کہ اول دن غسل وضو کرے اور چلہ میں بیٹھ کر اتنے دنوں کچھ نہ کھائے اور اُسی پہلے وضو سے باہر نکلے قاضی یہ سُن کر حیران ہوا کہا البتہ یہ ہو سکے گا کہ چالیس دن کچھ نہ کھائیں اور آخر دن اسی وضو سے باہر نکلیں مگر یہ ممکن نہیں کہ ہر روز دو بکرے اور دو من روٹیاں کھائیں اور چلّہ بھر تازے وضو کی حاجت نہ ہو۔ شیخ نے کہا میں مردوں کا چلہ کرتا ہوں اور قاضی سے کہا یہ دو حجرے خانقاہ میں خالی ہیں تم اس میں بیٹھو۔ میں اُس میں تمہارے برابر بیٹھتا ہوں۔ اور مُریدوں سے چالیس دن کے سامان کی درستی کا فرما دیا۔ جب پہلا

www.maktabah.org

دن چلّے کا تمام ہوا اور وقتِ افطار آیا مریدوں نے سالن دو[۲] بکروں کا اور دو[۲] من روٹیاں شیخ کے حجرے کے رُوبرو لاکر رکھ دیں اور اسی قدر جداگانہ حجرۂ قاضی کے دروازے پر۔ اور ایک چراغ جلادیا۔ جب بعد مغرب قاضی اور شیخ دونوں حجروں سے باہر نکلے اور کھانا کھانے لگے۔ شیخ نے تو وہ دونوں بکرے اور دو[۲] من روٹیاں تمام کیں۔ اور قاضی صاحب ریاضت کش تھے کبھی شکم سیر ہوکر نہ کھایا تھا صرف دو[۲] روٹی کھاکر اٹھ کھڑے ہوئے شیخ نے دیکھا کہ قاضی رہ گئے تو قاضی کے پاس آکر کہا یاروں کو خالی نہ چھوڑنا چاہیئے اور بیٹھ کر کھانا قاضی کا بھی کھالیا اور اپنے حجرے میں آکر نمازِ عشاء پڑھی اُدھر قاضی کے شکم میں درد ہوا نمازِ عشاء بحیلہ گزاری، شیخ نے قاضی سے آکر کہا ایسی نماز مکروہ ہے۔ اُٹھ اپنا چلّہ توڑ ڈال۔ قاضی حجرے سے نکلا اور اپنا چلّہ توڑا اور شیخ کے قدموں میں گر پڑا۔ شیخ نے کہا میں نے جو چیز اپنے اُوپر لازم کرلی ہے البتہ اُس کو پُورا کرنا ضروری ہے۔ ہر روز چار بکرے اور چار من روٹیاں شام کو حجرے کے دروازے پر رکھ دی جاتیں۔ شیخ بعد نمازِ مغرب نکل کر وہ سب کھالیتے۔ جب بیس روز اس طرح پورے ہوئے تو کہا میرا چلّہ تمام ہوا۔ اور جس وضو سے چلہ بیٹھے تھے اُسی سے باہر نکلے اور اس عرصہ میں تازہ وضو کی حاجت نہ ہوئی۔ یہ کرامت دیکھ کر قاضی شیخ کا مُرید ہوا۔

جب یہ حکایت کہ "عجائبِ روزگار" سے ہے تمام ہوئی تو حضرت خواجہ نے فرمایا کہ شربت و شیرینی لاؤ۔ جب خادمِ خانقاہ شربت و شیرینی میرے رُوبرو لایا تو میں نے شربت پی کر یہ شعر پڑھا کہ موسم گرما تھا اور حرارت نے بہت اثر کیا تھا؎

شعر

ازیں شربت دلم را زندہ کردی خدایت شربتِ دیدار بخشد

www.maktabah.org